خصوصی تبصرہ

تعلیم اسلامی تناظر میں (۵)

پیش کش: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز - پتہ : مکان نمبر ۳ - ۵۶ شالیمار ایف ۶/۴ اسلام آباد - ۲۶۹ صفحے - اچھی کتابت اور رنگین ٹائیٹل کے ساتھ قیمت : ۴۵/- روپے -

اسلام آباد کا یہ مشہور ادارہ (I. P. S) کئی مختلف منصوبوں پر مفید کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے سرکاری منصوبوں اور رپورٹوں اور بجٹوں اور پالیسیوں کے جائزے نہایت فاضل شخصیتوں کی مدد سے لے کر پبلک کے سامنے رکھے ہیں۔ آئی پی ایس نے تھوڑے سے عرصے میں متعدد دائروں میں مفید کام دکھائے ہیں، جن کی وجہ سے اسے حکومتی، سول، فوجی، صحافی اور دانشور حلقوں میں مقامِ اعتبار حاصل ہو رہا ہے۔

تعلیم کا موضوع ایک ایسا موضوع ہے جو معاشرے کا ایک دُکھتا پھوڑا بن چکا ہے جس کی درد کی ٹیسیں اہلِ احساس کے دل و دماغ ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ پاکستان بناتے ہوئے قیامِ اسلام کے جو وعدے برصغیر کے کروڑوں عوام سے استوار کئے تھے، وہ چالیس سال گذرنے کے بعد بہت بڑا فراڈ ثابت ہو چکے ہیں۔ یہی فراڈ نظامِ تعلیم کے بارے میں سامنے آیا۔

آئی پی ایس نے تعلیم کو اسلامی تناظر میں پیش کرنے کے لیے مختلف موضوعات پر اربابِ تحقیق اور اصحابِ فکر کی مدد سے پانچ کتابیں مرتب کی ہیں، جن میں سے یہ آخری ہے۔ اس کا موضوع ہے " دینی مدارس میں نظامِ تعلیم"۔ یہ ایک سیمینار کا ماحصل ہے۔ ۱۶، ۱۷ دانشوروں کا جمع ہو کر ایک موضوع کے ہر پہلو پر مقالے بھی پڑھنا اور پھر مذاکرات بھی کرنا بڑا کام تھا۔ اب ان مقالات و مذاکرات کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔

اس کتاب کو پڑھتے ہوئے میرے ذہن میں کئی خیالات اُٹھے، جن کا تذکرہ کر رہا ہوں۔

ایک مسئلہ یہ کہ موجودہ نظامِ تعلیم کا جو ڈھانچہ مسجدوں سے اُٹھ کر مدرسوں تک آتا ہے، اس میں آپ پیوند کاریاں کر کے تھوڑی بہت بہتری پیدا کر سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس پورے ڈھانچے کو بدلنے کی کوئی تدبیر بھی ممکن ہے۔ لبطورِ خود اہلِ دین ایک نیا نظامِ تعلیم کھڑا کریں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ان مدارس میں نصابی تبدیلیاں جب بھی سوچی جاتی ہیں تو جدید علوم کے دو ایک پیریڈ بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ ایک نئے طرز کی تعلیمی وحدت سامنے رکھ کر کام کرنا ہو تو یہ طریقہ بے اثر ہے۔ نئی کتابیں لکھوائیے جو دونوں طرف کے افکار کو یکجا لائیں۔ اور اسلامی اُصول و مقاصد کے تابع رکھیں۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ آپ تبدیلیٔ نصاب کے لیے کیوں نہیں خاص کمیٹیاں مقرر کرتے جو نئے کورسز تجویز کریں۔ کہیں سے مؤطا اُٹھائیں، کہیں سے کتاب الخراج یا کتاب الاموال، کہیں سے مقدمہ ابن خلدون یا احکام السلطانیہ، کہیں سے مجدد الف ثانی کے مکاتیب، کہیں سے شاہ ولی اللہ کی اصولِ تفسیر، کہیں سے مولانا مودودیؒ کی الجہاد فی الاسلام (یا تنقیحات)، کہیں سے اقبال کے علوم اسلامی کی تشکیلِ جدید (وغیرہ)۔ اور پھر جدید علوم کی تازہ ترمعلومات کے لیے ازسرِنو تیار کردہ کورس (فلسفہ، نفسیات، معاشیات، افنالیات وغیرہ) کی ترویج۔ آخر اس کی فکر کیوں نہیں ہے۔

چوتھا یہ کہ آپ نے اس نظام سے اور تو ہر قسم کے افراد برآمد کر لیے مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ نظامِ تعلیم کبھی تخلیقی ذہن کے بیدار دل و دانش ور نہ دے سکے گا جو تحریکِ اسلامی کے خلاف اُٹھنے والے ہر علمی چیلنج کا جواب دے سکیں۔ آج تک تو حال نزار رہی ہے۔

پھر ستم یہ کہ آج کل کے معیاری اہلِ تحقیق، مذہبی نظام مدارس تو کیا، جدید سرکاری نظامِ تعلیم بھی اس طرز کے افراد کم سے کم اسلامی صفوں کو تو بالکل نہیں دے رہا ہے۔ اگلے دن مجھ سے نائیجیریا میں پڑھانے والے ایک استاد ملے تو یہ ضرورت ظاہر کی کہ نفسیات کے متعلق ان کو رہنمائی حاصل کرنے کے لیے کوئی آدمی بتائیے۔

میں نے انہیں صفائی سے یہ کہا کہ میری نظر میں ہمارے پاس کوئی ایسا ماہر علوم النفس

نہیں ہے جو تازہ نگاہی سے مغربی نفسیات کے بھی باریک رگ و ریشے کو جانتا ہو اور پھر اسلامی نقطۂ نظر سے مادہ پرستوں کے علم النفس کے مقابلے میں خدا پرستانہ علم النفس کی بنیادیں واضح کرسکے۔ یہی حال، فلسفہ، تاریخ، سیاسیات، معیشت، اجتماعیات وغیرہ علوم کا ہے۔

سالہا سال سے کام ہو رہا ہے اور اس میں جو بڑے بڑے رخنے ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ مسئلہ اختلاف کو بھی آپ نے چھیڑا ہے کہ اصلاح و ترقی میں رکاوٹ ہے۔ یہ تو عین فروغِ اسلام اور نفاذِ اسلام میں رکاوٹ ہے۔ آپ اختلافات پر بھی سیمینار بلوائیے اور لوگوں سے پوچھیے کہ لڑے جھگڑے بغیر پیار اور محبت سے اختلاف کرنے کی صورتیں کیا ہیں؟ کیا تدبیر ہو کہ لوگ یہ امکان تسلیم کرلیں کہ ان کا مقابل بھی امکانی طور پر حق ہو سکتا ہے۔ یا اگر مختلف گروہوں کے لوگ جمع ہوں تو اس طرح مِل جُل کر وقت گذاریں کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے کہ یہ الگ الگ نقطہ ہائے نظر رکھنے والے لوگ ہیں۔

یہ تو ایک مصیبت ہے کہ ایک فرقہ وارانہ ذہنیت پر کسی مدرسے کی بنیاد رکھی جائے، پھر اسی ذہنیت کو طلبہ میں ٹھونسا جائے، قرآن کی تفسیر اور سنّت کی تعبیر اسی ذہنیت کے مطابق کی جائے، اس کے حق میں کتب پڑھائی جائیں۔ اور مخالف کتب کے رَدّ کی تعلیم دی جائے۔ نیز کوئی دوسرا مسلک رکھنے والوں کے لیے نفرت کا بیج بو دیا جائے۔ حقیقی علم اور نفرت میں یا نیکی اور نفرت میں یا خدا پرستی اور نفرت میں سخت منافات ہے۔

آج بہت سی درسگاہیں ایسی ہیں جو معاشرے کو جھگڑالو اور فتنہ آرا دینی پیشوا فراہم کر رہی ہیں۔ اور نفرتوں کی ایجنسیاں جا بجا کھلی ہیں۔

کم سے کم سارے مدارس یہ مان لیں کہ اختلافات کے باوجود محبت و اتحاد رکھ کر کام کرنے کی ایک الگ تعلیم گاہ ہو جس میں ہر فارغ التحصیل طالب علم (عالم) کم سے کم ایک سال ضرور رہے۔ آخر آپ نے دینی اساتذہ کے لیے کوئی ٹریننگ کالج تجویز نہیں کیا؟ اس کے نقشے میں بیماریٔ اختلاف کے علاج کی راہیں نکالی جا سکتی ہیں۔

آخر میں بطور لطیفہ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عربی دنیا میں اگر " درجہ تخصص " یا "تخصص کر لینے "

کی اصطلاحیں رائج ہیں تو ہمارے ہاں ایسی ثقالت کی ہرگز ضرورت نہیں ۔ " درجۂ اختصاص" یا "اختصاصی درجہ" کا یا " درجۂ اختصاص کا امتحان دیا ہے"۔ یا" نفسیات میں اختصاص کیا ہے"۔ سادہ لفظ بھی کام دے سکتا ہے ۔ دو ساد اکٹھے مع شدّ کے آئیں اور ساتھ " خ " بھی موجود ہو تو بات شدید اور ثقیل ہو جاتی ہے ۔ اور کم خواندہ لوگوں کے ذہن کو کسی اور جانب بھی لے جاتی ہے ۔ ایسا تیشہ کسی کو پڑ گیا تو تخصّص کا نام سن کر کانوں پہ ہاتھ رکھے گا ۔ یعنی کہے گا کہ میرے کان کاٹ لو مگر تخصّص سے معافی دے دو ۔

باتیں بہت سی ہیں ۔ بس اس مرتبہ تو آئی پی ایس کی کتاب کا " تخصّص" ہی ہو گیا ۔

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلّہ
ماہنامہ محدِّث لاہور

حافظ عبدالرحمٰن مدنی کی زیرِ ادارت عرصہ ستر ہ سال سے کتاب و سنت کی ترجمانی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے ۔

☆ علوم جدیدہ و قدیمہ کا حسین امتزاج

☆ تعصبات سے بالاتر لیکن حمیتِ دینی سے متصف ☆ رواداری کا حامل مگر باطل کیلئے تیغ بے نیام

ہر ماہ ☆ حالاتِ حاضرہ پر کتاب و سنت کی روشنی میں جامع تبصرے ☆ دینی سوالوں کے جوابات

☆ علمی اور تحقیقی مقالات ☆ افکارِ باطلہ کا تعاقب ☆ تاریخ و سیر، شعر و ادب، تبصرہ کتب وغیرہ

☆ کتابت و طباعت کا حسین مرقع ☆ ضخامت : ۶۴ صفحات

فی شمارہ : ۵/- روپے زرِ سالانہ ۵۰/- روپے بذریعہ وی پی ۵۲ روپے بیرونی ممالک سے ۵۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک ☆ دینی طلبہ کیلئے خصوصی رعایت ☆ طلب کرنے پر نمونہ کا پرچہ مفت

خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بننے کی دعوت دیں

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ منیجر ماہنامہ محدث ۔ ۹۹ ۔ جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ ۱۴